OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

زرتشت مت اور اسلام میں فرشتوں کے تصور کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of the concept of Angels in Zoroastrianism and Islam

Khan Arif
M.phil Scholar Department of Islamic Studies, BZU Multan
Dr. Jamil Ahmad Nutkani
Assistant Professor Department of Islamic Studies, BZU Multan
Asia Balqees
M.phil Scholar, Islamic Research Center, BZU Multan

Abstract

The debate of existence of *angels* has been continued for centuries in mythological, philosophical, and religious context. According to Zoroastrianism, angels are metaphysical beings who were created for the spiritual guidance and training of human beings. They act as a creature for link between God and His messengers. Thus, the angels are believed to be supernatural beings who act as servants of God. They are believed to act as messengers, guides, and guardians. In Zoroastrianism top angels are named as *Amesha Spenta.* According to Islamic point of view, angels are the creation of God. There are three types of creations of God, one is human beings, which has the central status, the second one is the jinn, and the third one is the angels. God has created all these three creatures for His worship and obedience, but *Angel's* has not given free will, while Human beings and Jinn has bestowed free will, now it is up to them that they chose

CC BY

obedience of Allah or select the path of Satan. Angels are understood masculine in Islam.

Keywords: Zoroastrianism, *Amesha Spenta*, Angels, Masculine, Messengers, Jinn, Myth, Supernatural beings

تمہید

فرشتوں کے وجود کے بارے میں دیومالا اور مذہبی متون میں صدیوں سے باتیں ہوتی چلی آئی ہیں۔ یہ وہ خارجی ہستیاں ہیں، جن کے وجود کا انکار کوئی نہیں کرتا۔ کوئی بھی مذہب ہو، اس میں ان کا ذکر کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے، لیکن بات یہ ہے کہ ہر مذہب میں انہیں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے اور ہر ایک کی مختلف ذمہ داریاں بتائی جاتی ہیں۔ چنانچہ زرتشت مت میں بھی فرشتوں کا تصور پایا جاتا ہے۔ اس مذہب میں اگرچہ چھ ایسے فرشتے پائے جاتے ہیں جن کو ایک خاص مقام حاصل ہے، مگر اس مذہب میں فرشتوں کی جو تعداد بیان کی جاتی ہے، وہ اگرچہ بے شمار ہے مگر تقریبا چالیس کے قریب ایسے فرشتے ہیں جو کہ مشہور ہیں اور ان میں ہر ایک کا اپنا کام ہے جو وہ سرانجام دیتا ہے. جس طرح زرتشت کے ہاں آخرت، جنت دوزخ، ملائکہ کا عقیدہ اور انبیاء کی ضرورت کا نظریہ پایا جاتا ہے جو آسمانی مذاہب کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے، ویسے ہی فرشتوں کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔[1] فرشتوں کا تصور زرتشت مذہب کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اس مذہب میں فرشتوں کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ زرتشت مت کے نزدیک یہ وہ ہستیاں ہیں جو انسان کی جسمانی اور روحانی رہنمائی کے لیے پیدا کی گئی ہیں اور یہ اہورمزدا (خدا) اور بندوں کے درمیان وسائط و ذریعہ ہیں۔ زرتشت فرشتوں کے وجود کے قائل ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ سروشان بے شمار است۔ یعنی فرشتے بے شمار ہیں۔[2] زرتشت کے مطابق اہورامزدا نے چھ نمائندوں "ایمشا سپنٹا" کو انسانوں پر منکشف کیا ہے جنہیں عموماً مقدس لافانی ہستیاں سمجھا جاتا ہے اور انہیں فرشتے کہا جاتا ہے۔ ان چھ ہستیوں کے ساتھ حقیقتاً اہورامزدا اپنی جامع فطرت کے کسی ایک پہلو کے طور پر انسانیت کے سامنے آتا ہے۔ ان چھ میں سے تین لافانی ہستیاں مذکر ناموں اور مردانہ خوبیوں سے متصف ہیں جب کہ دیگر تین مونث نام ہیں اور وہ زنانہ خوبیوں کے نمائندہ ہیں۔ اس طرح اہورامزدا کی پوری فطرت تذکیر اور تانیث کا موزوں توازن ہے۔ تین مذکر لافانی ہستیوں میں آشا، خدا کے قانون کا علم اور ہدایت خود قانون ہے، وہومنہ محبت اور کھشترا ویریہ، محبت کرنے کا عمل ہیں. تین مونث لافانی ہستیوں میں سے آرمیتی "رحم"، ہوروتیات جامع، تکمیل اور امرتیات لافانیت ہیں۔ راسخ العقیدہ زرتشی دعا کرتے ہیں کہ یہ فرشتے ان کے گھروں میں آئیں اور ان پر رحمت کا سایہ کریں۔ سروش "انسانیت کا نگہبان"، اس کی بہن اور مونث کردار آشی ونگوہی اچھے اعمال کی جزا دینے والی اور مقبول عام متھرا ہیں جو ان سب میں طاقتور اور سپاہیوں کے لیے مثالی ہے۔[3] اسی طرح اسلام میں فرشتوں کا تصور بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اسلام میں تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فرشتوں پر ایمان لائے گا تو تبھی اس کا ایمان مکمل ہو گا۔ لہٰذا اسلام میں فرشتوں کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اسلام نے فرشتوں کے بارے میں جو غلط تصورات پائے جاتے تھے، اس کی تردید کی ہے، قرآن حکیم واضح طور پر فرشتوں کے مونث ہونے والی بات کی تردید کرتا ہے جو جاہلی عرب معاشرہ میں عام تھی اور قرآن مجید میں ان کے کام اور کردار کو بیان کیا گیا ہے تاکہ جتنی بھی روایات فرشتوں کے بارے میں گھڑی گئی ہیں، ان کی کھلم کھلا تردید کر دی جائے۔

زرتشت مت میں فرشتوں کا تصور

زرتشت مت کے فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں

فرشتوں سے متعلق ان تمام تصوارات کو زرتشت مت کی مذہبی کتاب "ستو دیشت" میں بیان کیا گیا ہے اور یہ کتاب 33ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ زرتشت مت کی وہ چند کتابیں ہیں جو کہ بیشتر سکندر اعظم کے حملے کے بعد بھی محفوظ رہ گئی تھیں، ان میں سے ایک کتاب "تو دیشت" ہے، محفوظ رہنے والی کتابوں کی تعداد 21 ہے اور ان میں باقی جو کتابیں ہیں، ان میں احکام کو بیان کیا گیا ہے[4]۔ زرتشت مت کے ہاں چھ فرشتے ایسے ہیں جن کو مرکزی حثیت حاصل ہے، وہ فرشتے درج ذیل ہیں۔[5]

بہمن: یہ وہ فرشتہ ہے جو تمام ارواح کو اپنے قابو میں رکھتا ہے، ارواح کی ذمہ داری اس فرشتے کی ہے۔ انسانوں کے دل میں نیکیوں کا القایہی فرشتہ کرتا ہے کیونکہ اس کو اہورامزدا کے قریب تر تصور کیا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ اس کو اوہورامزدا کے بیٹے سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔[6]

اردی بہشت یا آشا وہستا: یہ فرشتہ آگ، روشنی اور تجلیات پر تعینات ہے۔ روشنی خواہ کسی قسم کی ہو، یہی پھیلاتا ہے۔ اس لفظ کا مطلب ہی یہی ہے کہ لوگوں کی سچائی اور پاکیزگی کی طرف رہنمائی کرنا۔ روشنی کا مطلب بھی یہی ہے۔ نیز یہ فرشتہ لوگوں کی بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔[7] چونکہ یہ روشنی کا موکل ہے تو یہ فرشتہ ہر نیک بندے میں پایا جاتا ہے اور اس کو محافظ بھی تصور کیا جاتا ہے۔ اور یہ بہترین عقائد بھی سکھاتا ہے اور مردوں کے ضمیر کو بھی روشن کرتا ہے. یہ فرشتہ ان پرجوش پیروکاروں کو یہ طاقت بھی دیتا ہے، لوگوں کو لمبی عمریں بھی دیتا ہے، راست بازی کے راستے کی بات کرتا ہے، نیکی کے ذریعے جنت کی طرف لے جاتا ہے، بدروحوں سے محفوظ رکھتا ہے، اچھے خیالات کی طرف رہنمائی کرتا ہے، جوگیوں کے دکھوں کو دور کرتا ہے ۔[8]

شہریور / کھشتر اویریہ: یہ فرشتہ معدنیات پر تعینات اور دولت پر بھی اور یہ فرشتہ لوگوں کو معدنیات کی فراہمی کرتا ہے۔[9] اس فرشتے کا کام ہی زمین کو معدنیات سے مالامال کرنا ہے۔ اس کا مقصد بنی نوع انسان کو ترقی دینا ہے۔ لوگوں کو محنت کی طرف راغب کرنا اور دولت کے وسائل کی طرف رہنمائی کرنا اس کا کام ہے۔[10]

اسفندارند / ارامیتی: یہ فرشتہ زمین و آبادگانی کا موکل ہے۔ بقول سید ممتاز علی کے اس کے معنی طاعت وعبادت کے بھی ہوسکتے ہیں۔ زمین کو انسان کے تابع کرنا اس کا کام ہے، تاکہ اس میں سے انسان کو زیادہ سے زیادہ چیزیں میسر ہوسکیں تاکہ مخلوق کی بھلائی ہوسکے اور اس فرشتے پر اعتقاد لازم قرار دیا گیا ہے۔ اگر اس فرشتے پر لوگ اعتقاد رکھیں گے تو انہیں زمین سے بہتر وسائل میسر ہوں گے۔[11] اس فرشتے کا کام لوگوں کو زراعت کی طرف راغب کرنا ہے اور یہ فرشتہ خانہ بدوش زندگی کو ختم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کا کام ہی لوگوں کے لیے روحانی وسائل میسر کرنا ہے۔[12]

خورداد: سید ممتاز علی کے بقول " خورداد – مرداد – گویا دو موکل جداگانہ ہوں۔ لیکن ان دونوں کا نام ایک ہی جگہ لیا جاتا ہے ۔ ان میں سے سیالات کا اور دوسرا بقولات اور روئیدگیوں کا موکل ہے۔ اور تہذیب نفس ان کے متعلق ہے"۔[13]

سروش: زرتشت مت میں یہودی عیسائی روایت کے رئیس الملائکہ جبرائیل کے ہم پلہ ایشا سپنٹا میں سے ایک، ان چھ صفات کے ساتھ کبھی کبھی اہورامزدا کی ساتویں صفت کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے اور یہ ان چھ کے چھ فرشتوں سے الگ ہے اور سب سے بڑا تسلیم کیا جاتا ہے۔[14] اس کی طاقتیں ان سب سے زیادہ تسلیم کی جاتی ہیں۔ سید ممتاز علی لکھتے ہیں کہ "اس کے جسم ہونے کا بھی

تصور پایا جاتا ہے۔ خدا اور پیغمبر کے درمیان یہی فرشتہ واسطہ ہوتا ہے۔ اور اسی کے ذریعے انسان تک اہورامزدا کے پیغام کو پہنچایا جاتا ہے۔ آدمیوں کو بہشت تک پہچانا اور بعد از موت انسان کو جزا و سزا سنانا بھی اسی کا کام ہے۔[15] اس فرشتے کا کام موت دینا بھی ہے اور یہ فرشتہ ہر رات کرہ ارض پر تشدد اور غضب کے شیطان کا تعاقب کرتے ہوئے زمین پر آتا ہے۔ مانی مت میں (جو کہ زرتشت مت، غناسطیت، عیسائیت اور بت پرستی کا ملغوبہ ہے) سروش "اطاعت کا فرشتہ" ہے جو مرنے والوں کی روحوں کا موازنہ کرتا ہے۔ ان سب کا بڑا یہ سروش فرشتہ ہے۔[16]

وہومنہ: وہومنہ کا مطلب ہی اچھی سوچ یا اچھا ذہن ہے اور یہ دوستیوں کو قائم کرتا ہے، مویشیوں کی صدارت کرتا ہے۔ انیس احمد فلاحی مدنی لکھتے ہیں کہ وہومنہ نامی فرشتہ ایک دریا کے کنارے پر زرتشت کو ملا اور انہیں رسالت کی بشارت دی۔[17] اسی طرح یاسر جواد نے بھی اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ زرتشت مت کا مرکزی فرشتہ یعنی رئیس الملائکہ جس نے زرتشت پر عقیدہ کی سچائیاں ظاہر کیں، زرتشت نے تیس سال کی عمر میں اسے ایک اوبا [پانی کے ارد گرد گھومنا] میں دیکھا تھا، وہ عام انسان سے بری صورت میں ظاہر ہوا اور سوال وجواب کرنے لگا اور اس کے بعد وہ اسے اہورامزدا کے
پاس آسمان پر لے گیا جو فرشتوں کے ساتھ دربار لگائے بیٹھا تھا، تب اہورامزدا نے زرتشت کو حقیقی مذہب کے اصول سکھائے۔[18]

راشنو: زرتشت مت کے قدیم مذہب کے مطابق راشنو وہ فرشتہ ہے جو بہشت کی جانب جانے والے پل چینوٹ (پل صراط) پر کھڑا ہے، وہ نئے مرنے والوں کی روحوں کے جنت میں داخل ہونے کے اہل ہونے یا اہل جہنم ہونے کا فیصلہ کرتا ہے۔ راشنو ہر شخص کی زمینی زندگی پر غور کرنے میں تین دن لگاتا اور طلائی ترازو میں روح کو تولتا ہے۔ وہ اہل لوگوں کو پل پار کرنے میں مدد دیتا ہے۔ مگر نا اہل لوگوں کی مدد نہیں ملتی اور وہ پل کو تلوار کی دھار جیسا باریک پاتے ہیں۔ پل کو پار کرنے کی کوشش میں وہ نیچے گر جاتے اور شیطانوں کے ہاتھوں اذیت سہتے ہیں۔[19]

فراوشی: زرتشت مت خدا کے قاصدوں کے طور پر فرشتوں کے تصور کا منبع ہے۔ زرتشت مت کا آغاز اگرچہ فارس (موجودہ ایران سے ہوا) لیکن موجودہ دور کے زیادہ تر زرتشتی ہندوستان میں رہتے ہیں اور پارسی کہلاتے ہیں۔ اس روایت میں مرکزی ملکوتی ہستیاں امیشا سپنتا (مقدس لافانی ہستیاں) ہیں جنہیں رئیس الملائکہ اور Yazatas یا فرشتے کہا جاتا ہے۔ ملکوتی ہستیوں کا ایک اور گروہ فراوشی ہیں۔ غالباً وہ بالاصل اجدادی روحیں تھیں، لیکن آہستہ آہستہ انسانوں اور افلاکی ہستیوں کی محافظ بن گئیں۔ فراوشی انسان کا وہ لافانی جز بھی ہیں جو زمینی زندگی کے دوران آسمان پر ہی رہتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب کوئی زرتشتی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا فراوشی بھی زمین پر آتا اور ساری زندگی بطور محافظ فرشتہ عمل کرتا ہے۔ انجام کار وہ اسے موت کی آزمائش سے گزرنے میں مدد دیتا ہے۔[20]

آتار: یہ فرشتہ آتش کی صدارت کرتا ہے۔[21] یہ فرشتہ اچھے اور برے کے درمیان مقابلے میں اچھے کو یہ فرشتہ آگ سے نوازتا ہے۔ آگ کی تخلیق کرنا اسی فرشتے کے ذمہ ہے۔[22]

اسلام میں فرشتوں کا تصور

فرشتوں کا تعارف

فرشتوں کا جہان انسانوں اور جنات کے جہان سے الگ ہے۔ ان کا جہان نہایت شریف و مہذب ہے۔ یہ سارا جہان پاک صاف، شفاف اور اعلیٰ ہے۔ فرشتے نیکوکار اور پرہیزگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت و ریاضت کرتے ہیں جیسے کرنے کا حق ہے۔ یہ وہ مخلوق ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، اس کے علاوہ یہ کوئی کام نہیں کرتے ہیں، صرف جو حکم اللہ تعالیٰ کا ہوگا اسی کی تعمیل کرتے ہیں، اپنا کوئی کام نہیں کرتے ہیں۔ ان کی تعداد ان گنت ہے۔ اسلام میں جو سب سے اہم بات فرشتوں کے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ ان کا وجود کو تسلیم کیے بغیر ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا ہے۔

فرشتوں پر ایمان لانا: فرشتوں پر ایمان، اسلام میں عقیدہ و ایمان کی بنیادوں میں سے ایک ہے۔ اس وقت تک کسی شخص کا ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ فرشتوں پر ایمان نہیں لاتا۔[23] ارشاد باری تعالی ہے "رسُول ﷺ اُس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے۔ اور جو لوگ اِس رسُول ﷺ کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے، ہم نے حکم سُنا اور اطاعت قبول کی۔ مالک! ہم تجھ سے خطابخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے"۔[24]

فرشتوں کی تخلیق: فرشتوں کی تخلیق سے متعلق اللہ سورہ فاطر میں یوں فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛ "تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا (ایسے فرشتے) جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں۔ وہ اپنی مخلوق کی ساخت میں جیسا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ "[25]

فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا "فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے، جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے تمہیں بیان کی فرمائی ہے (یعنی خاک سے)"۔[26]

فرشتوں کی قدو قامت اور جسمانی ہیت: فرشتے قدو قامت اور جسمانی ہیت میں انسان سے بہت بڑے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، بعض کے دو دو پَر wings ہیں اور بعض کے چھ چھ سو پَر wings ہیں۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جبرائیلؑ کے بارے میں اللہ کے رسول نے فرمایا؛ "وہ جبرائیلؑ ہی تھے میں نے انہیں ان کی اصلی پیدائشی صورت میں صرف انہیں دو مرتبہ دیکھا ہے میں نے انہیں آسمان سے جب اترتے دیکھا تو ان کا وجود آسمان سے لے کر زمین تک پھیلا ہوا تھا۔ بعض روایات کے مطابق ان کے وجود نے سارا افق گھیر رکھا تھا اور ان کے چھ سو پَر wings تھے"۔[27]

فرشتوں کی جنس: فرشتوں کو اسلام میں مذکر بیان کیا گیا ہے اور واضح الفاظ میں انہیں مونث قرار دینے سے منع کیا گیا ہے حتیٰ کہ فرشتوں کو عورت کے نام سے پکارنا بھی ادب کے منافی ہے۔[28] مشرکین مکہ فرشتوں کو مونث تصور کرتے تھے اور انہیں اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے[29] مگر ان کے اس تصور کی نفی کرتے ہوئے اللہ تعالی قرآن مجید میں یوں فرماتا ہے؛ "پھر ذرا اِن لوگوں سے پوچھو کیا (ان کے دل کو یہ بات لگتی ہے کہ) تمہارے رب کے لیے تو ہوں بیٹیاں اور اِن کے لیے ہوں بیٹے! کیا واقعی ہم نے ملائکہ کو عورتیں ہی بنایا ہے اور یہ آنکھوں دیکھی بات کہہ رہے ہیں؟ خوب سن رکھو، دراصل یہ لوگ اپنی من گھڑت سے یہ بات کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے اور فی الواقع یہ جھوٹے ہیں، کیا اللہ نے بیٹوں کی بجائے بیٹیاں اپنے لیے پسند کر لیں؟ تمیں کیا ہو گیا ہے، کیسے حکم لگا رہے ہو"۔[30]

فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟: اسلام میں فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟ اس بارے میں قرآن و سنت میں کوئی عدد مذکور نہیں اسی طرح انسانوں اور جنوں کی حتمی تعداد کے بارے میں بھی قرآن و سنت کے نصوص خاموش ہیں حتیٰ کہ قرآن مجید میں تو یہ بیان کیا گیا ہے۔[31] ارشاد باری تعالیٰ ہے؛ "رب کے لشکروں کو خود اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے"۔[32] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے واقعہ معراج کو بیان کرتے ہوئے فرمایا؛ "پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا، میں نے جبریل سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ یہ بیت معمور ہے، اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ جو فرشتے نماز پڑھ کر اس سے نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی داخل نہیں ہو پاتے"۔[33]

اسلام کے مشہور فرشتے اور ان کی ذمہ داریاں

چار مشہور فرشتے: دنیوی کام سرانجام دینے والے مشہور فرشتے: عبد الرحمن ابن سابط تابعی فرماتے ہیں کہ "معاملات دنیا کا انتظام کرنے والے چار فرشتے ہیں 1) حضرت جبرائیلؑ 2) حضرت میکائیلؑ 3) حضرت اسرافیلؑ 4) حضرت عزرائیلؑ۔ پس جبرائیلؑ ہواؤں اور لشکروں کی صدارت کرتے اور ان کو چلاتے ہیں، میکائیلؑ بارش اور نباتات کی صدارت کرتے ہیں، عزرائیل کا کام موت کے وقت انسانوں کی ارواح کو نکالنا ہے، اسرفیلؑ صور بھی پھونکیں گے اور مذکورہ (تینوں فرشتوں) کو انکے امور و انظامات کی اطلاع بھی دیتے ہیں۔[34]

حضرت جبرائیلؑ اور ان کے فرائض: ان کا نام "عبد اللہ" بھی ہے۔ حضرت جبرائیلؑ اسلام کے بہت مشہور فرشتے ہیں، کیونکہ انہوں نے وحی کے فرائض سرانجام دیے، اس لیے بہت زیادہ جانے جاتے ہیں اور ان کی خدمات مختلف روایات مختلف بیان کی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمھیں سب فرشتوں سے افضل کے متعلق نہ بتاؤں، تو جان لو وہ افضل ملائکہ حضرت جبرائیل ہیں"۔[35] ایک روایت میں ان کی قد و قامت کے بارے میں آپ ﷺ فرماتے ہیں "جبرائیلؑ میرے پاس اس طرح آتے ہیں جس طرح کوئی آدمی اپنے دوست کے پاس آتا ہے، انہوں نے موتیوں اور یاقوت سے پرویا ہوا سفید لباس پہنا ہوتا ہے، ان کے سر پر بٹی ہوئی رسی کی مانند ہے، ان کے لباس مرجان کی طرح ہیں، ان کا رنگ برف کی طرح سفید ہے، پیشانی چمکدار ہے، اور اگلے دانت چمکیلے ہیں، ان پر لڑیاں موتیوں سے پروئی ہوئی ہیں۔ ان کے دونوں پَرwings سبز ہیں، اور پاؤں سبزہ سے ڈوبے ہوئے ہیں، اور ان کی اصل صورت جس میں انہیں پیدا کیا گیا ہے، وہ (آسمان کے) دونوں افق کو بھر دیتی ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل سے اپنی خواہش کا اظہار کیا فرمایا کہ اے روح اللہ! میں تمہیں تمہاری اصلی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں تو انھوں نے اپنی شکل تبدیل کی تو دونوں آسمانوں کے افق کا درمیانی فاصلہ بھر دیا"۔[36] حضرت جبرائیلؑ بنیادی طور پر انبیاء کے پاس اللہ تعالیٰ کی پیغام رسانی پر تعینات ہیں اور آپؑ ہر نبی پر اللہ کی طرف سے پیغام لے کر آئے ہیں۔[37] حضرت جبرائیل دعاوں کے نگران بھی ہیں، ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ "جبرائیلؑ بندوں کی ضروریات کے کفیل ہیں، جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے جبرائیل! میرے بندے کی ضرورت کو روک لے کیونکہ میں اسے پسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی پسند کرتا ہوں۔ جب کوئی کافر پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جبرائیل! میرے بندے کی ضرورت پوری کردے کیونکہ میں اس سے بھی نفرت کرتا ہوں اور اس کی آواز سے۔[38] سب پہلے حساب جبرائیلؑ سے ہو گا" روز قیامت ترازوئے حساب کے نگران حضرت جبرائیلؑ ہوں گے۔[39]

حضرت میکائیلؑ اور ان کے فرائض: ان کا نام "عبید اللہ " بھی ہے۔[40] حضرت میکائیلؑ بھی ایک عظیم فرشتہ ہیں، جس کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے؛ "جو اللہ اور اس کے رسول فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کے دشمن ہیں، اللہ ان کافروں کا دشمن ہے "[41] حضرت میکائیلؑ کی ذمہ داری بارش برسانے کی بھی ہے۔[42] حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ سے فرمایا؛ "کیا بات ہے کہ میکائیلؑ کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟" انہوں نے عرض کیا: "جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہے، میکائیلؑ کبھی نہیں ہنسے " آپ بیت معمور کے امام ہیں۔[43] حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ "اہل آسمان کے موذن حضرت جبرائیلؑ ہیں اور ان کے امام حضرت میکائیلؑ ہیں جو انہیں بیت المعمور کے نزدیک امامت کراتے ہیں۔ پس آسمانوں کے فرشتے جمع ہوتے اور بیت العمور کا طواف کرتے، نماز پڑھتے اور استغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس استغفار اور تسبیح کا ثواب محمد ﷺ کی امت کو عطا فرماتا ہے "[44]

حضرت اسرافیلؑ اور ان کے فرائض: ان کا نام "عبد الرحمن " بھی ہے۔[45] حضرت اسرافیلؑ باقی مذکورہ بالا فرشتوں کی طرح ہی خاص ہیں اور ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ قیامت برپا کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا، اس سب کام کے لیے ان پاس صور ہے وہ پھونکیں گے۔ یہ سب کچھ کرنے کے لیے آپؑ حکم الٰہی کا منظر ہیں۔[46] اور اسی طرح "صور" کے حوالے سے ایک روایت بھی ہے، جو عبد الصمد بن معقل سے وہب بن منبہؒ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صور کو شیشہ کی طرح سفید موتی سے پیدا فرمایا اور عرش کو حکم فرمایا کہ صور لے لے تو اس نے لے لیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛ "کن" (ہو جا) تو اسرافیلؑ وجود میں آئے، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ صور اٹھالیں تو اس نے اٹھالیا۔ اس میں ہر پیدا شدہ روح اور ہر سانس لینے والے نفس کی تعداد کے برابر سوراخ ہیں جن سے ہوا نکل سکتی ہے۔ صور کے درمیان میں آسمان اور زمین کی گولائی کے برابر سوراخ ہے اور اسرافیلؑ نے اس سوراخ پر اپنا منہ رکھا ہوا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا: میں نے تجھے صور کے سپرد کیا ہے پس تو پھونکنے اور چیخنے پر مقرر ہے۔ تب اسرافیلؑ عرش کے سامنے داخل ہوے اور اپنا داہنا پاؤں عرش کے نیچے رکھا اور بایاں پاؤں آگے کیا اور جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا تب سے انہوں نے پلک بھی نہیں جھپکائی کیونکہ وہ اس کام کے انتظار میں ہیں جس کا انہیں حکم فرمایا گیا ہے۔ "[47] آپ تسبیح کرتے ہیں سارے فرشتے اپنی تسبیحات چھوڑ دیتے ہیں، امام اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں حضرت اسرافیلؑ سے زیادہ خوش آواز کوئی نہیں ہے جب وہ تسبیح شروع کرتے ہیں تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اپنی نمازیں اور تسبیحات روک دیتے ہیں "[48]

حضرت عزائیلؑ اور ان کی ذمہ داریاں: اس فرشتے کو قرآن حکیم میں ملک الموت بھی کہا گیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قُلْ يَتَوَفَّىٰكُم مَّلَكُ ٱلْمَوْتِ ٱلَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ[49] اس فرشتے کو سخت ترین فرشتہ کہا گیا ہے، حضرت آدم اور مٹی کے واقعہ کے حوالے سے سخت گردانے جاتے ہیں اور بہت سے انبیاء سے ان کی ملاقات ہوئی اور بحث و مباحثے ہوئے اور ان کا کام ہے روح قبض کرنا۔[50]

کراماکاتبین: یہ فرشتے انسانوں کے ساتھ ہر وقت ہوتے ہیں، جو کوئی جس طرح کے اعمال کرتا ہے، یہ اس کو یہ لکھ لیتے ہیں۔[51]

رضوانِ جنت: اس فرشتے کی ذامہ داری جنت پر ہے، جنت سے متعلق جتنے معاملات ہیں یہی فرشتہ سرانجام دیتا ہے۔[52]

خلاصہ بحث

زرتشت مت میں فرشتوں کے مونث اور مذکر ہونے کا تصور پایا جاتا ہے۔ لیکن دین اسلام میں فرشتوں کے مذکر اور مونث ہونے کے بارے جو مشرکین عرب کے ہاں تصور پایا جاتا تھا، اس کی تردید قرآن مجید میں سورت الصفات کی آیات 149 تا154 کی گئی ہے. اسی سے زرتشت مت کے فرشتوں کے مونث ہونے کے تصور کی بھی نفی ہوتی ہے۔ زرتشت مت میں فرشتوں کو اہورامزدا کی صفات قرار دیا گیا ہے لیکن دین اسلام فرشتوں کو نوری مخلوق (یعنی ایسی مخلوق جس کو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی عبادت کے لیے نور سے پیدا کیا ہے) تصور کیا جاتا ہے. یہ صرف حکم الہی کے پابند ہیں، اسلام میں فرشتوں کے خدا کی صفات ہونے والا ایسا تصور موجود نہیں ہے۔ اس بات کی واضاحت قرآن مجید کی سورت فاطر کی آیت نمبر 01 میں کی گئی ہے۔ زرتشت مت میں فرشتوں کی تعداد چالیس بیان کی گئی ہے لیکن دین اسلام میں فرشتوں کی تعداد کو بیان نہیں کیا گیا ہے، بلکہ قرآن مجید میں سورت المدثر کی آیت نمبر 31 میں وضاحت کی گئی ہے کہ فرشتوں کی تعداد صرف اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ البتہ حدیثوں میں تعداد کو بیان کیا گیا ہے لیکن واضح انداز میں کوئی تعداد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ زرتشت مت کے تصور کے مطابق فرشتے روح نکالنے والا کام کرتے ہیں اور زرتشت کی ملاقات کروانے کے لیے لے جانا اور معدنیات مہیا کرنا، پل صراط پہ کھڑا ہونا، لوگوں کے لیے وسائل کا میسر کرنا، لوگوں کو بھلائی کی طرف راغب کرنا جیسے تصورات پائے جاتے ہیں، جبکہ اسلام میں فرشتوں کے کام کرنے کا تصور تقریباً تقریباً ایک جیسا پایا جاتا ہے۔

سفارشات:

1) زرتشت میں فرشتوں کے تصور کو جاننے کے لیے ضروری ہے کہ زرتشت مت کا مطالعہ کیا جائے۔
2) بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے مختلف مذاہب کے عقائد سے اگاہی ضروری ہے، اس لیے جامعات میں مطالعہ ادیان کی روایت کو مضبوط کیا جائے۔

References

[1] Sheikh Ahmed Deedat, Confucius Zoroastrian and Islam, translator Misbah Akram, (Mushtaq Book Corner, Al-Karam Market, Urdu Bazaar Lahore, n.d),46
[2] Professor Chaudhry Ghulam Rasool Cheema, A Comparative Study of Religions, (Chaudhry Ghulam Rasool And Sons Publishers, Al-Karam Market Urdu Bazaar Lahore, 2012),318
[3] Lewis Moore, Encyclopedia of the World Religions, translated by Yasar jawad, Sadia Jawad, (Negarshat Publishers 24 Mazing Road Lahore, 2003),85
[4]Syed Mumtaz Ali, Zarathust Nama,(Institute of Research, Urdu Bazaar, Karachi, 2019),31
[5]Mumtaz Ali, Zarathust Nama,20
[6] Munshi Khalil Rahman Zarathust Nama, Maulvi Syed Mumtaz Ali Sahib, (Rafah Aam Steam Press Lahore, 1904),20
[7] Mumtaz Ali, Zarathust Nama,20
[8] Maneckji Nusservanji Dhalla, History of Zoroastrianism, (New York: Oxford University Press, London Toronto,1938),54-55
[9] Mumtaz Ali, Zarathust Nama,20
[10] Maneckji Nusservanji Dhalla, History of Zoroastrianism,64-63
[11] Mumtaz Ali, Zarathust Nama,20

[12] Maneckji Nusservanji Dhalla, History of Zoroastrianism,63
[13] Mumtaz Ali, Zarathust Nama,20
[14]Yasir Jawad, History of Angels, (Mzing Road, Lahore, July 22, 2022),90
[15] Mumtaz Ali, Zarathust Nama,20
[16] Yasir Jawad, History of Angels, 112
[17]Anees Ahmad Falahi Madani, Zoroastrianism in a glance,(Idara Tahqiyat Urdu Bazar Karachi, 2021), 118
[18] Yasir Jawad, History of Angels,140,
[19]Yasir Jawad, History of Angels,106
[20] Yasir Jawad, History of Angels,119
[21]Yasir Jawad, History of Angels, 82
[22] Maneckji Nusservanji Dhalla, History of Zoroastrianism,67
[23] Al-Shakh Umar Sulaiman Al-Ashqa,, Introduction to Angels and Their Responsibilities, Translated by Muhammad Hussain (Tahiri Maktaba Al-Maktaba Karima Azim Muntin Lail Badrak, Near Lakshmi Chowk Lahu, Sun Nadarat), 19
[24]Al-Baqarah 2:285.
[25]Al- Faatir 35:01.
[26] Imam Muslim bin Hajjaj bin Muslim al-Qashiri, Sahih Muslim Sharif, translated by Allama Wahid-ul-Zaman, (Khalid Ehsan Publishers Lahore, August 2004) 06:488
[27]Ibid 01:291-290
[28] Yasir Jawad, History of Angels,61
[29]Hafiz Mubasher Hussain, Humans and Angels,20
[30] Al-Saffat,37:154-149
[31] Mubasher ,Humans and Angels,26
[32]Al-*Muddaththir* , 74:31
[33]Muslim, Sahih Muslim Sharif, translated by Allama Wahid-ul-Zaman, 01: 271
[34]Allama Jalaluddin Suyuti Status and Authorities of Angels, Translated by Muhammad Waseem Akram Al Qadri, (Progress Books, Yusuf Market, Ghazni Street, Urdu Bazaar, Lahore, January 2011),197
[35]Jalal-ud-Di Al-Suyuti al-Dur Manthurfi al-Tafseer in Mathur, research, Dr. Abdullah bin Abdul Hasan al-Turki, (Huqq al-Tabb Mahfoosa al-Tabbah al-Awwal Al-Qaira 2003),01:485
[36]‘Ibid, 01:490
[37] Mubasher, Humans and Angels ,50
[38] Al-Suyuti, al-Dur Manthurfi al-Tafseer in Mathur, research, Dr. Abdullah bin Abdul Hasan al-Turki,01:487-486
[39] Suyuti, Status and Authorities of Angels, Translated by Muhammad Waseem Akram Al Qadri,223
[40]Suyuti, Status and Authorities of Angels,224
[41]Al-Baqarah 2:98 50
[42] Mubasher, Humans and Angels, 50
[43] Al-Suyuti, al-Dur Manthurfi al-Tafseer in Mathur, 492
[44] Ibn Iraq al-Kanani, Labi al-Hasan Ali ibn Muhammad, (Tanziyyah al-Sharia al-Marfu'ah, Darul Kitab al-Umiya, Beirut, Lebanon, second edition, 1981) ,01:148-147
[45]Suyuti, Status and Authorities of Angels, Translated by Muhammad Waseem Akram Al Qadri, 227

[46] Mubasher, Humans and Angels,52
[47] Abu Muhammad Abdullah bin Muhammad bin Jafar bin Hayyan Abu Shaykh al-Asbhani,,(Kitab al-Azma, edited and researched, Reza Allah bin Muhammad Arwais al-Hubbar Kafuiri, Dar al-Alamiya al-Riyadh, Sun-Nadarat), 840--841
[48] Abu Muhammad Abdullah bin Muhammad bin Jafar bin Hayyan Abu Shaykh al-Asbhani (Kitab al-Azma, corrected and researched, Reza Allah bin Muhammad Arwais al-Hubbar Kafuiri, Dar al-Alamiya al-Riyadh), 856
[49] Al-Sajdah,32:11
[50] Suyuti, Allama Jalaluddin, Status and authorities of angels, 240
[51]، Suyuti, Allama Jalaluddin, Status and authorities of angels, t129
[52] Maulana Muhammad Siddiq Multani, Introduction to Hazrat Gabriel,(Al-Baghdad Printers: Mustafaabad, Sargodha Road, Faisalabad 2011) , 14